بسنت ایک تفریح یا گناہوں کی دلدل؟

فاروق الرحمٰن یزدانی
نائب مدیر ترجمان الحدیث

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں وہ تمام خوبیاں جمع فرمادی ہیں جو انسانیت کیلئے مفید تھیں اور ہر اس قول وفعل کو ممنوع اور حرام قرار دیا ہے جو کسی لحاظ سے بھی خواہ وہ سیاسی ہو یا مذہبی معاشی ہو یا اخلاقی وغیرہ نقصان دہ تھے جیسا کہ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت کی ذمہ داریوں کو بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يأمرهم بالمعروف وينههم عن المنكر ويحل لهم الطيبت ويحرم عليهم الخبئث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم (الاعراف:۱۵۷)

کہ وہ پیغمبر جو بھی حکم دیگا وہ معروف، نیکی اور بھلائی کا ہی ہوگا اور جو بھی منکر، برائی یا ناپسندیدہ بات یا کام ہوگا اس سے وہ لوگوں کو منع کر دیگا اور جو چیزیں پاکیزہ ہیں ان کو امت کیلئے حلال قرار دے گا اور جو کام بھی لوگوں کیلئے خبیث نقصان دہ ہوگا اس کو ان کیلئے حرام قرار دیدے گا خواہ وہ نقصان مالی، معاشی، اقتصادی، سماجی، اخلاقی، دنیوی یا اخروی لحاظ سے ہو۔

اور پھر صادق ومصدوق پیغمبر ﷺ نے خود زبان نبوت سے ارشاد فرمایا:

انما بعثت لأتمم مكارم الاخلاق۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی ہی اس لئے بنایا ہے کہ میں اخلاق وکردار کی بلندیوں کی تکمیل کروں۔

قرآن وحدیث کی اس صراحت ووضاحت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ جو عمل بھی آدمی کیلئے مضر ہوگا وہ شریعت ہونا تو درکنار دین اسلام میں اس کی شمہ بھر جواز کی گنجائش بھی نہ ہوگی۔

> جو عمل بھی انسان کیلئے نقصان دہ ہوگا وہ شریعت ہونا تو درکنار دین اسلام میں اس کی ذرہ برابر بھی جائز ہونے کی گنجائش نہیں

برادران اسلام:

اس اسلامی اصول کی روشنی میں اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ ہمارے ملک پاکستان میں جو ہر سال بسنت بہار کے نام پر جشن، میلوں اور تفریحی پروگراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے کیا اسلام میں اس کی کوئی گنجائش ہے جب ہم اس بسنت کے پروگرام کو قرآن وحدیث کے مذکورہ بالا اصول کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ بسنتی پروگرام نہ صرف کہ اسلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ تو سراسر اسلام سے بغاوت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور ایسے پروگرام انسان کیلئے معاشی، سیاسی، مذہبی، عملی اعتقادی اخلاقی دنیوی اور اخروی الغرض ہر لحاظ سے نقصان دہ ہی ہیں ان میں خیر کا کوئی پہلو بھی نہیں۔

بسنت کے نام پر جشن منانے کے اگرچہ بہت سے نقصانات ہیں مگر اس وقت صرف چند ایک نقصانات کا ذکر کیا جاتا ہے ہوسکتا ہے کہ ان بے ربط سے الفاظ کو اللہ رحیم وکریم کسی انسان کی اصلاح کا سبب بنادے۔ کہ جہاں وہ خود اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے ہمارے لئے بھی اخروی نجات کا سبب بن جائے۔ آمین

ذکر اللہ سے غفلت:

بسنت والے سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتے ہیں نہ انہیں قران مجید کی تلاوت کا خیال رہتا ہے اور نہ ہی نماز کی کوئی فکر ہوتی ہے حالانکہ یہ بہت بڑا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اتل ماوحی الیک من الکتب واقم الصلوۃ ان الصلوۃ تنھی عن الفحشآء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ماتصنعون۔ (العنکبوت:۴۵)

اور موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا:

اقم الصلوۃ لذکری

کہ میرا ذکر کرنے کیلئے نماز قائم کرو۔

اور قرآن مجید کے متعلق ارشاد فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون (الحجر:۹)

وما ھو الا ذکر للعلمین

فضول خرچی کرنے والا بھی شیطان کا بھائی ہے اب بسنت منانے والے لوگ غور کریں کہ کیا وہ اپنا مال، پتنگ، ڈور، پٹاخوں وغیرہ پر خرچ کرکے شیطان سے رشتہ تو قائم نہیں کر رہے؟

(القلم:۵۲)

ان ھو الاذکر للعلمین (التکویر:۲۷)

یعنی جس طرح نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

اور ذکر کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اتنا اہم ہے کہ جس مال کی حفاظت کے بدلے آدمی کو شہادت جیسا بلند مقام حاصل ہوتا ہے اگر اس (مال) کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوگیا تو خسارے میں پڑ گیا

مومنوں کو حکما ارشاد فرمایا۔ یا ایھا الذین آمنوا اذکرو اللہ ذکرا کثیرا (الاحزاب:۴۱) کہ ایمان والو اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔

اور ذکر اور ذاکرین کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فاذکرونی اذکرکم تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا اور پھر امام اعظم ناطق وحی پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یقول اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم (مسلم شریف: ۲/۳۴۳)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے متعلق اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوتا ہوں (یعنی جیسا کوئی بندہ میرے متعلق گمان کرتا ہے میں اس سے اس طرح کا سلوک کرتا ہوں) اور جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ان سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں۔

اسی طرح فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی زبان سونے اور چاندی کے خزانے جمع کرنے سے بہتر ہے۔ (مشکوۃ ا/۱۹۸)

اور پھر مخبر صادق حضرت محمد کریم ﷺ نے اپنی مبارک اور پاکیزہ زبان سے یہ بھی خبر دی کہ

مثل الذی یذکر ربہ ولا یذکر مثل الحی والمیت (بخاری ۲/۹۴۸)

اپنے رب (اللہ تعالیٰ) کا ذکر کرنے والا زندہ آدمی کی طرح ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال ایک مردہ آدمی کی ہے۔

میرے بھائیو! غور کرو اس ذکر کی کتنی بڑی

عظمت قرآن وحدیث سے ثابت ہوتی ہے مگر جو آدمی بسنت جیسے فضول کام میں مشغول ہوجاتا ہے وہ اس نعمت سے خالی ہوجاتا ہے اور وہ جیتے جی بھی مردہ ہی سمجھا جائیگا۔

اس بات کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قتل دون ماله فهو شهيد (مسلم شريف ١/٨١)

کہ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کی وجہ سے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم فرمایا:

يايها الذين آمنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذالك فاولئك هم الخاسرون (المنافقون ٩)

کہ ایمان والو تمہارا مال (جس کے عوض قتل کئے جانے سے رتبہ شہادت ملتا ہے) اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔ (اور یاد رکھو) جو آدمی مال یا اولاد کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل ہوگیا تو وہ خسارے میں پڑ گیا۔

> کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہمارے اس بسنتی پروگرام کی وجہ سے ہمارے کتنے پڑوسی بھائی تنگ ہوتے ہیں کسی کے گھر میں پردے کا مسئلہ ہے

فضول خرچی کا ارتکاب:

بسنتی لوگ جو دوسرے بڑے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں وہ ہے فضول خرچی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو جائز امور میں بھی زیادتی سے منع فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا کہ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہیں کرنا، چہ جائیکہ آدمی ایک ناجائز کام میں بغیر کسی ضرورت کے خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ کو وہ کیسے پسند ہوسکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے سخت اور واضح الفاظ میں ان لوگوں کو فضول خرچی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وات ذاالقربى حقه والمسكين وابن السبيل ولا تبذر تبذيرا . ان المبذرين كانوا اخوان الشيطين وكان الشيطن لربه كفورا. (الاسراء 26:)

کہ قریبی عزیزوں، مساکین اور مسافروں کو ان کے حقوق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے۔

> جو آدمی اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے گا اور زیادہ وقت گھر پر گزارے گا وہ دنیا وآخرت کی کئی مصیبتوں سے بچ جائیگا۔ اور اگر آوارہ گردی کریگا اور زبان کو بے لگام چھوڑ دے گا تو دنیا میں بھی پریشان ہوگا اور آخرت میں بھی عذاب کا شکار ہوگا

آج پتنگ بازی اور رنگ وراگ کی محفلیں سجانے والے غور کریں کہ کہیں ان کا یہ فعل تبذیر کے زمرے میں تو نہیں آتا اور کیا وہ تفریح کی آڑ میں شیطان سے بھائی چارہ تو قائم نہیں کر رہے؟

کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ ایک طرف کاروبار چھوڑا۔ دوکان بند کی یا دفتر سے چھٹی کر لی مزدور نے مزدوری نہ کی اور دوسری طرف اپنا روپیہ یا ہوا میں اڑا دیا یا پٹاخوں کی شکل میں آگ لگا کر جلا دیا۔ کیا ہمیں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان عالی یاد نہیں رہا کہ قیامت کے دن کوئی آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت سے ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکے گا جب تک وہ پانچ سوالوں کا جواب نہیں دیگا ان میں دو سوال مال کے متعلق ہونگے يسئل عن ماله اين اكتسبه وفيما انفقه کہ بتاؤ مال کمایا کہاں سے تھا اور خرچ کیسے کیا۔ کبھی ہم نے غور کیا کہ ان سوالوں کے جواب میں ہم کیا کہیں گے؟

ہمسائیوں کے حقوق کی پامالی:

بسنت منانے والے خواہ وہ پتنگ بازی کر

رہے ہوں چھتوں پر فائرنگ کرتے ہوں یا لاؤڈ سپیکر پر فحش گانے بجانے والے ہوں یا پھر پتنگیں لوٹنے والے سب کے سب پڑوسیوں کی حق تلفی کرنے میں برابر کے شریک ہوتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ (بخاری ۸۸۹/۲ ، مسلم ۵۰/۱ ، ابوداؤد ۳۵٤/۲) کہ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ بلکہ ایک دفعہ تو رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا واللہ لا یومن واللہ لایومن واللہ لایومن قیل ومن یارسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ (بخاری ۸۸۹/۲) اللہ کی قسم وہ آدمی مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ آدمی مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ آدمی مومن نہیں، آپ سے پوچھا گیا اللہ کے رسول ﷺ کون مومن نہیں؟ آپ نے فرمایا جس کی تکلیف سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔

برادران اسلام غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر ایسے آدمی کے ایمان کی نفی کی ہے جو اپنے پڑوسی کو تکلیف دیتا ہے۔

کیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ ہمارے اس بسنتی پروگرام کی وجہ سے کتنے ہمارے پڑوسی بھائی ہیں جو تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں کسی کے گھر میں پردے کا مسئلہ ہے تو کسی کا بجلی کی ٹرپنگ کی وجہ سے مالی نقصان ہوتا ہے اور کسی کا سکون برباد ہوتا ہے۔

حسد کا گناہ:

حسد ایک ایسی بیماری، جرم اور گناہ ہے کہ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے زبان نبوت کو حرکت دی تو یوں لولوئے لالہ بکھیرے ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب (ابوداؤد ۳۲٤/۲) کہ اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاجاتی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں اس طرح مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان رسول اللہ ﷺ قال لا یجتمع فی جوف عبد مومن غبار فی سبیل اللہ وفیح جھنم ولا یجتمع فی جوف عبد الایمان والحسد۔ (الترغیب والترھیب: ۵٤٦/۳)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مومن بندے کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں پڑی ہوئی گردوغبار اور جہنم کی گرمی اکٹھی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کسی آدمی کے پیٹ میں ایمان اور حسد اکٹھا ہو سکتا ہے۔

یعنی اگر ایمان ہوگا تو حسد نہیں ہوگا اور حسد ہوگا تو ایمان نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو

غور کرو کہ حسد کتنا بڑا جرم اور گناہ ہے جو بسنت منانے والے کرتے ہیں کہ جب کسی ایک کی پتنگ بلند ہوتی ہے تو دوسرا حسد سے جلتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کی پتنگ کی ڈور کٹ جائے اور میری پتنگ اس سے اونچی چلی جائے۔

زبان کا غلط استعمال:

بسنت منانے والے جہاں اور بہت سے گناہوں اور بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں وہاں زبان کا بھی غلط استعمال ہوتا ہے یا تو اس سے گانے گائے جاتے ہیں یا کسی پر آوازے کسے جاتے ہیں اور گالیاں دی جاتی ہیں۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے زبان نبوت سے ارشاد فرمایا من یضمن لی مابین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ (بخاری بحوالہ مشکوۃ: ٤١١) کہ جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دیگا (کہ وہ اس کا غلط استعمال نہیں کریگا) میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اب ظاہر ہے جو گالی دیگا کسی کو برے لقب اور نام سے پکارے گا یا کسی سے مذاق کریگا۔ گانے

ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی وغیرہ غیر مسلموں سے مشابہت اختیار کرنے والا باوجود کلمہ طیبہ پڑھنے کے قیامت کے دن انہی میں سے شمار ہوگا

گائے گا وہ اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کے خلاف استعمال کرے گا۔ اور اس جرم کی وجہ سے وہ پیغمبر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت سے نکل جائے گا۔

اور پھر اس زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے دنیا میں بھی مشکلات آتی ہیں آدمی کو کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہوگا۔

اسی وجہ سے تو آپ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنھما سے فرمایا تھا جب انہوں نے سوال کیا یا رسول اللہ ما النجاۃ قال املک علیک لسانک ویسعک بیتک وابک علی خطیئتک (ترمذی: ۶۳/۲)

کہ اے اللہ کے رسول ﷺ بیان فرمایئے کہ نجات کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھو اور اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو اور اپنی غلطیوں کو یاد کر کے رویا کرو (نجات پا جاؤ گے)

برادران اسلام!!

اس عظیم پیغمبر ﷺ نے کتنا عظیم نسخہ بتایا ہے کہ جب آدمی زیادہ وقت اپنے گھر میں گزارے گا اور اپنی زبان سے کبھی کوئی بیہودہ یا دوسروں کو تکلیف دہ بات نہیں کریگا تو دنیا و آخرت میں کتنی پریشانیوں سے نجات پا جائیگا۔

اور اگر گھر سے باہر آوارہ گردی کرتا رہے، چوکوں، چوراہوں میں پھرتا رہے اور زبان سے ایسے ہی واہی تباہی بکتا رہے تو دنیا میں بھی پریشان ہوگا اور آخرت میں بھی۔

ہمارے گاؤں (جدید چک نمبر ۱۶ تحصیل صفدر آباد شیخوپورہ) میں ایک آدمی کا کماد بیلنے والا بیلنا (گنے کا جوس نکالنے والی مشین) چوری ہوگیا اب اسکا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ ایک رمضان نامی نوجوان نے ویسے ہی لوگوں کے سامنے کہہ دیا کہ ''بیلی اپنا ای کم اے'' یعنی اے دوست یہ اپنا ہی کام ہے۔ اب اس شخص نے پولیس کو اطلاع کر دی پولیس رمضان کو پکڑ کر لے گئی اور بغیر کسی جرم کے ذلیل بھی ہوا اور پولیس کو پیسے بھی دیئے اس لئے کہ اس نے زبان کا غلط استعمال کیا تھا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک پر عمل کرتے ہوئے اپنی زبان پر کنٹرول رکھیں تا کہ مصیبت سے بچ سکیں۔

غیر مسلموں سے مشابہت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کیلئے قرآن وحدیث کی شکل میں اس کیلئے مکمل ضابطہ حیات نازل فرمایا ہے کہ ہر مسلمان اپنے مذہبی سیاسی، معاشی اقتصادی، معاشرتی اور عائلی وغیرہ مسائل کا حل اور ان امور کو سرانجام دینے کا طریقہ قرآن و حدیث سے دیکھ کر آسانی سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر (الاحزاب: ۲۱)

کہ جو بھی اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ویقین رکھتا ہے اس کیلئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ اب جو رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کو اپنی خوشی، غمی اور دیگر معاملات میں نمونہ اور آئیڈیل بنائیگا تو یہ دنیا میں بھی آسودہ حال رہیگا اور آخرت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بشارت المرء مع من احب (مسلم شریف) کا مصداق ہو کر صالحین کی رفاقت کا حقدار ہوگا اور اگر کسی غیر مسلم سے محبت رکھے گا تو قیامت کے دن اس کا ساتھی ہوگا اور پھر اس سے بھی بڑھ کر اگر وہ ان کے طور طریقے، رسم رواج، اور ان کی ثقافت اور معاشرت کی نقل کریگا تو اس کیلئے بھی فرمان نبوی ﷺ موجود ہے: فرمایا مدنی کریم ﷺ نے من تشبہ بقوم فھو منھم (ابو داؤد بحوالہ بلوغ المرام کتاب الجامع) کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان میں سے ہی ہوگا۔ یعنی جو حال اس قوم کا ہوگا وہی اس مشابہت کرنے والے کا ہوگا۔ اگر کوئی آدمی کسی نمازی صالح پرہیزگار آدمی سے مشابہت کرے گا تو یہ ان میں سے ہوگا اور اگر کوئی کسی ہندو، سکھ، عیسائی یہودی یا کسی بھی غیر مسلم سے مشابہت کریگا تو وہ ان میں ہی سمجھا جائے گا یعنی ہندو سے مشابہت کرنے والا باوجود کلمہ طیبہ پڑھنے کے حدیث نبوی کے مطابق اللہ کے ہاں ہندو ہی شمار ہوگا اسی طرح دوسرے لوگوں کیساتھ مشابہت کا معاملہ ہے۔

توجہ فرمائیے بسنتی قوم:

کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ یہ جو ہم جشن بہاراں تفریح یا موسم بہار کے نام سے بسنت مناتے ہیں یہ ہے کیا چیز اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ آیئے تھوڑی سی فرصت نکال کر سن لیجئے

شاید اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ہی ہماری دنیا و آخرت سنوار دے (آمین)

یہ انیسویں صدی کے آخر کی بات ہے کہ سیالکوٹ شہر کے ایک کالج میں ایک ہندو لڑکے حقیقت رائے نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی جس کی وجہ سے اس کی مسلمان طالب علموں سے لڑائی ہوگئی جب بات باہر نکلی تو مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا۔ چنانچہ اس ہندو حقیقت رائے کو گرفتار کر لیا گیا اور اسکا کیس لاہور بھیج دیا گیا اس وقت پنجاب کا گورنر زکریا خان تھا جب یہ مقدمہ عدالت میں چلا تو حقیقت رائے کو سزائے موت سنائی گئی۔

اس فیصلے سے غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کو بہت دھچکا لگا۔ تو انہوں نے کچھ معتبر افراد اور افسران گورنر پنجاب زکریا خان کے پاس بھیجے کہ اس سزا میں تخفیف کر دے مگر گورنر نے اس سزا میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے سے انکار کر دیا۔

چنانچہ اس ہندو گستاخ رسول کو موت کی سزا دی گئی۔ اب اس واقعہ نے ہندوؤں کو ہلا کر رکھ دیا، چنانچہ انہوں نے ایک سکھ رمیت سنگھ سے زمین حاصل کر کے اسمیں اس کو دفن کر دیا اس آبادی کو آج کل کوٹ خواجہ سعید کہتے ہیں اور اس ہندو کی یادگار (باوے دی مڑھی) کے نام سے موسوم اور مشہور ہے۔

ہندوؤں نے اس گستاخ رسول کی یاد میں اس کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے بسنت کے نام پر جشن کا اہتمام کیا کیونکہ یہ مسئلہ مسلم و غیر مسلم کے درمیان پہچان بن گیا تھا اس لئے اس جشن میں ہندو اور سکھ بسنتی لباس پہن کر شریک ہوتے اور ایک گستاخ رسول کی یاد مناتے اور اسلام کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کرتے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ سالانہ تہوار کی شکل اختیار کر گیا اور اب ہماری قوم نے اس کی حقیقت کو فراموش کر کے تفریح کے نام پر اپنے پر لازم ٹھہرا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اب بدقسمتی سے چند سالوں سے حکومت نے باقاعدہ طور پر اسے سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کر دیا ہے جس سے حیا باختہ لوگوں کے حوصلے مزید بڑھے اور اس پر باقاعدہ جشن اور اجتماع ہونے لگے ان حالات میں کہ جب حکومت مساجد سے قرآن وحدیث کی آواز آنے سے آئمہ مساجد، خطباء اور انتظامیہ کا جینا مشکل کر رہی ہے باقاعدہ اپنی سرپرستی میں دن رات لاؤڈ سپیکر پر فحش اور لچر قسم کے گیت گانے سنانے کے ساتھ کنجریوں کے نچانے کا بھی نہ صرف کہ نوٹس تک نہیں لیتی بلکہ اپنے اقدامات سے حمایت کرتی ہے۔

اور پھر ان حالات میں جب ملک کی سرحدوں پر دشمن کی فوجیں اسلحہ و بارود سے لیس ہو کر خونخوار آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں اندرونی طور پر امن وامان کی حالت تسلی بخش نہیں۔

ہمسایہ ممالک افغانستان اور بھارت میں مسلمانوں کو زندہ جلا کر کھوپڑیوں کے مینار بنائے جا رہے ہیں قوم کو اس کی ذمہ داریوں سے آگاہ کر کے دشمن کے مقابلے کیلئے یکجہتی، اتفاق و اتحاد کے ساتھ تیار کرنے کی بجائے اسے بے حیائی کی آگ میں جھونکا جا رہا ہے۔

اور اس پر بھی مستزاد یہ کہ جب حکومت کا ہر چھوٹا بڑا نیچے سے لیکر اوپر تک یا اوپر سے لیکر نیچے تک معیشت کی بدحالی کا رونا رو رہا ہے اور معیشت کی بحالی کے نام پر نہ صرف کہ ملک کو ہی کرائے پر دیا جا رہا ہے بلکہ قومی غیرت کو بھی منڈی میں نیلامی کیلئے رکھ دیا گیا ہے ان حالات میں بے حیائی، بے غیرتی اور فضول کاموں پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنا حکمرانوں کے یوم آخرت کے حساب سے بے فکر ہونے کی چغلی کھا رہا ہے۔

آہ میری قوم!

ذرا غور تو کر کہ تفریح کے نام پر تجھے اللہ کے ذکر سے غافل کر کے تجھ سے فضول خرچی کروا کر تجھے حسد کی آگ میں جلا کر اور تجھے زبان درازی اور بدزبانی کا دلدادہ بنا کر گستاخان رسول ہندوؤں کی مشابہت اختیار کروا کر نہ صرف تیری دنیا کو اندھیر کیا جا رہا ہے بلکہ تیری آخرت کی بربادی کے پروانے بھی تیار کروائے جا رہے ہیں۔

آیئے سوچیئے یہ کوئی تفریح نہیں موسمی تہوار نہیں بلکہ بے غیرتی بے حیائی اور بداخلاقی کو آپ کے گھر تک پہنچا کر تمہارے دلوں سے محبت رسول ﷺ نکال دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اس لئے آیئے ہم آج سے ہی یہ عہد کر لیں کہ خود بھی اس فعل بد سے بچیں گے اپنے بھائی بچوں کو بھی روکیں گے اور اپنے گلی محلے میں بھی اس برائی کے خلاف جہاد کرتے ہوئے لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کریں گے تاکہ تفریح کے نام پر گناہوں کی اس دلدل میں پھنسنے سے بچ سکیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین ثم آمین